ملفوظاتِ مہریہ

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ
میرے اُن بندوں کو خوش خبری سُنا دو جو بات سُن کر بہتر کی پیروی کرتے ہیں

مقالاتِ مرضیّہ

اَلْمَعْرُوْف بِہٖ

ملفوظاتِ مہریہ قدس اللہ سرہ العزیز

یعنی حضرت عالمِ ربّانی عارفِ لاثانی سیدنا و مولانا
قبلہ عالم خواجہ سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہٗ حسنی گیلانی کے ملفوظاتِ مبارکہ

بایماء

حضرت سیّد پیر غلام محی الدّین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیّد پیر غلام معین الدّین شاہ صاحب و سیّد پیر شاہ عبد الحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

بار ــــــــــ چہارم

تعداد ــــــــــ چار ہزار

مقامِ اشاعت ــــــــــ گولڑہ شریف۔ ضلع اسلام آباد

مطبع ــــــــــ پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز لمیٹڈ لاہور

فون: ۶۸۱۴۳۳۹، ۶۸۶۴۱۶۲/۶۳، ۶۸۶۵۰۱۰

کاتب ــــــــــ منشی خوشی محمد ناصر قادری خوش رقم

صفر المظفر ۱۴۱۸ھ مطابق جون ۱۹۹۷ء

ہدیہ ــــــــــ ۶۵ روپے

تُو بھی نہیں جانتا۔ اور وُہ بعید اَز شقی کو اُس کے نقشِ قدم سے جان جاتے ہیں۔

اور گاہے رجبیون کو ا۔ ن کہتے ہیں۔ اور وُہ عدد میں چالیس ۴۰ ہیں۔ نہ اس سے زائد ہوتے ہیں نہ کم۔ رجبیون کہلانے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وُہ ماہ رجب میں اپنے مقام پر قائم ہوتے ہیں اور باقی سال گشت کرتے رہتے ہیں جب ماہ رجب آتا ہے تو ان پر پہلے روز اتنا بھاری بوجھ مسلط اور غالب ہوتا ہے کہ اُنگلی ہلانے کی طاقت بھی نہیں رہتی۔ دُوسرے روز یہ بوجھ کسی قدر کم ہوتا ہے۔ اور تیسرے روز بالکل اُتر جاتا ہے۔ اور ان پر تمام ماہ رجب میں کشف وارد ہوتا ہے جو بعض کی صُورت میں تمام سال باقی رہتا ہے۔

شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں کہ مَیں اُن میں سے ایک کو ملا جس کا کشف تمام سال باقی رہتا تھا اور اُس پر روافض کا حال کشف ہوتا تھا۔ روافض اُس کو خنازیر کی صُورت میں نظر آتے تھے۔ اگر اُن میں سے کوئی اُن کے سامنے بصدقِ دل توبہ کرتا تو وُہ اِنسانی صُورت میں نظر آنے لگتا۔ اور اگر صرف زبان سے جھُوٹی توبہ کرتا تو وُہ خنزیر ہی کی شکل میں رہتا۔ اور یہ اُس شخص کو بتا دیتا کہ تیرا توبہ کا دعوٰے جھُوٹا ہے۔

ملفُوظ۔ ۵۴

ایک روز ایک بُخاری صاحب نے سُورہ یٰسین شریف و چہل کاف شریف کے وِرد کی اجازت طلب کی حضُورِ اقدسؒ نے ترتیب ذیل سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ سُورہ یٰسین شریف ساتؔ بار یومیہ۔ اِس طرح کہ ہر مُبین تک ساتؔ دفعہ تکرار۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمٍ ۱۱۶ بار۔ اور آیۃ اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ آخر سُورت تک ۳ بار۔ چہل کاف گیارہؔ بار یومیہ قبل از وِتر چِلّہ کے واسطے ۴۱ بار یومیہ چالیس دِن پڑھے۔ بعدہٗ یومیہ گیارہؔ مرتبہ۔ گوشت وغیرہ اور اشیا ثقیلہ کا اِستعمال ترک کیا جا ئے اور روزے رکھے۔

اور ایک دِن وِردِ سُورہ مزمّل شریف کی اجازت بہ ترتیب ذیل فرمائی۔ بعد نماز صُبح ۳ بار بہ تکرار آیت رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۳ بار۔ بعد ختم یا وکیل ۶۶ مرتبہ۔

ایک دِن حافظ شیرازیؒ کا شعر ذیل زبانِ دُرفشاں سے سُنا گیا:۔

بُوَد کہ یار نہ پُرسد ز راہِ خُلقِ کریم	کہ از سوال مَلُولیم و از جواب خجل

اُمید ہے کہ یار ازراہِ خلق کریمانہ پرسش نہیں ۔۔۔ کیونکہ اُس کے سوال سے ہم مَلُول ہونگے اور اپنے جواب سے شرمندہ

ملفُوظ۔ ۵۵

ایک روز بعد نمازِ مغرب حجرۂ مُبارک میں جہاں حضُورِ انورؒ بذاتہٖ رونق افروز ہوتے تھے حالتِ جذب اور شوق میں گریہ و گداز سے مثنوی شریف کے اشعار ذیل آپ کی زبانِ مُبارک سے سُنے گئے۔ جو طالبانِ حق کے افادہ کے لیے درج ہیں۔ لیکن جو کیفیت دیکھنے اور سُننے میں آئی احاطۂ تحریر میں لانی ناممکن ہے۔ کیونکہ حضُورِ اقدسؒ گاہے بشوق تمام جہر فرماتے تھے۔ اور گاہے بذوق مالا کلام اشعار پڑھتے تھے اور گاہے جذبات میں محو ہو جاتے تھے۔ اِس واقعہ کے شاہد حال برادرم منشی عبدالجبار صاحب وغیرہ ہیں۔ اشعار:۔

چُوں تو ذاتِ پیر را کردی قبُول	ہم خُدا در ذاتش آمد ہم رسُولؐ

پیر کو جب کر لیا تُو نے قبُول	آگیا اُس میں خُدا بھی اور رسُولؐ

گر جُدا بینی زحق تُو خواجہ را	گم کُنی ہم متن و ہم دیباچہ را

گر جُدا دیکھے تُو حق کو خواجہ سے	متن و دیباچہ تُو دونوں گُم کرے